**مولانا ابوالاعلیٰ مودودی کا مکتوب**
بنام ڈاکٹر سید ظفر الحسن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ

# اِدارۂ دارُالاسلام

# DAR-UL-ISLAM INSTITUTE

AN ISLAMIC CULTURAL CENTRE


**Dar-ul-Islam (Pathankot, Panjab)**
**India**
*Rly. Station Sarna*

دارالاسلام (پٹھان کوٹ - پنجاب)
ریلوے سٹیشن سرنا


*Dated*.............................

*Ref. No*...............

مورخہ ۲۳ ربیع الثانی ۵۷ھ

نشان...............

محترمی و مکرمی السلام علیکم و رحمۃ اللہ

عنایت نامہ مورخہ ۲۸ رجب وصول ہوا ۔ شوریٰ کی رکنیت قبول فرما کر آپ نے ہماری معنوی قوت میں بہت کچھ اضافہ کر دیا ۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے تمام کارکنوں اور کارکن دماغوں کو اسی طرح ایک دوسرے سے مربوط کر دے، کہ یہی اس کی رحمتوں کا پیش خیمہ ہے ۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ طوفان بالکل سر پر آ گیا ہے اور مہلت بہت کم ہے ۔ اگر جنگ عظیم چھڑ گئی تو مہلت اور بھی کم ہو جائے گی، اتنی کم کہ شاید اس وقت اپنی منتشر فوج کو جمع کرنا ہمارے لیے مشکل ہوگا ۔ لیکن دوسری طرف اگر حالات کا جب ہم جائزہ لیتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ کاروان کے دل میں صحیح احساس زیاں اب بھی مفقود ہے ۔ ایک پراگندہ اور پرسر زوال قوم میں جو خود سری و خود رائی کا مرض ہوتا ہے وہ پوری شدت کے ساتھ ہمارے سوچنے والے اور کام کی طاقت رکھنے والے افراد میں پھیلا ہوا ہے ۔ سردست یہ قریب قریب ناممکن نظر آتا ہے کہ ان حضرات کو یکجا جمع کر کے کوئی مفید نتیجہ حاصل کیا جا سکے ۔ یہ ظاہر بات ہے کہ کوئی چیز اس وقت تک وجود میں نہیں آ سکتی جب تک اس کے لوازم وجود بہم نہ ہو جائیں۔ اور یہاں ہم دیکھ رہے ہیں کہ مسلمانوں کی ایک اجتماعی ہیئت پیدا کرنے کے لیے جن چیزوں کی ضرورت ہے وہ مفقود ہیں۔ اس لیے محض فرد عنصروں کو بتکلف جمع کر دینے سے شئے مطلوب کا حاصل ہو جانا غیر ممکن ہے ۔ علامہ مشرقی، مولانا حسین احمد صاحب، ڈاکٹر خیری، مولانا آزاد سبحانی، بشیر درانی، اور ایسے ہی دوسرے اصحاب اپنے نظریات اور اپنے انداز فکر میں ایک دوسرے سے اس قدر بعید ہیں کہ ان کو جمع کر کے کوئی معتدل معجون بنانے کے لیے معجزانہ قوت درکار ہے، اور وہ نہ مجھے حاصل ہے نہ آپ کو ۔

اکتوبر ۳۷ء میں خاص طور پر انہی مسائل پر بحث کرنے کے لیے میں علامہ اقبال رح سے لاہور میں ملا تھا اور ان تمام پہلوؤں پر ان سے مفصل گفتگو ہوئی تھی ۔ خوب غور و خوض کے بعد ہم جس نتیجہ پر پہنچے وہ مختصراً میں یہاں عرض کرتا ہوں:

"حالات کی رفتار نے خود بخود مسلمانوں کو گھیر گھیر کر ایک اجتماعی ہیئت کی طرف لانا شروع کر دیا ہے ۔ ہندوستان کے مختلف حصوں میں ان کو جو پیہم ضربات لگ رہی ہیں، ان کا نتیجہ ہے کہ یہ ہر طرف سے بھاگ بھاگ کر مسلم لیگ کی طرف آ رہے ہیں۔ اگرچہ ابھی تک ان میں ایک تنظیمی ہیئت پیدا نہیں ہوئی ہے جو وحدت فکر اور وحدت عمل کا نتیجہ ہوتی ہے، بلکہ درحقیقت ان کے سامنے اپنا نصب العین بھی واضح نہیں ہے۔ مختلف خیالات، مختلف مقاصد، مختلف مفادات، اور مختلف خصائص رکھنے والے لوگ اس طرح جمع ہوئے ہیں جیسے جنگل میں آگ لگنے پر مختلف گلے ہر طرف سے بھاگ کر ایک جگہ اکٹھے ہو جاتے ہیں ۔ تاہم یہ تنظیمی ہیئت پیدا ہونے کا ابتدائی مرحلہ ہے، اور اس وقت کوئی الگ جھنڈا بلند کرنا بجائے مفید ہونے کے اس تالیفی عمل میں مانع ہو جائے گا، جو کسی طرح مناسب نہیں ۔

مسلم لیگ کے مرکز پر جو طاقتیں جمع ہو رہی ہیں، ان کے بنیادی نقائص کو دور کرنے کی صورت یہ ہے کہ ان کے تصورات میں جو ابہام اس وقت پایا جاتا ہے اسکو دور کیا جائے۔ تاکہ وہ واضح طور پر اس موجودہ پوزیشن کو سمجھ لیں اور اپنی ایک قومی غایت متعین کر لیں۔ یہ چیز جتنی زیادہ واضح ہوتی جائیگی اتنی ہی تیز رفتاری کے ساتھ عامۂ مسلمین کا ترقی پسند اور اقدام پیشہ عنصر مسلم لیگ کی صفوں میں آگے بڑھتا جائیگا اور خود غرض، نمائشی اور آرام طلب عناصر پیچھے رہ جائینگے۔ اس کا ایک لازمی نتیجہ یہ بھی ہوگا کہ مسلمانوں کے وہ تمام بے چین عناصر جو محض مسلم لیگ کی بے عملی سے بیزار ہو کر مختلف راستوں پر بھٹک گئے ہیں، رفتہ رفتہ پلٹنے شروع ہو جائینگے، اور تھوڑی مدت بھی نہ گزریگی کہ یہ جماعت جمہور مسلمین کی ایک مرکزی جماعت بن جائیگی۔

سر دست ہم مسلم لیگ سے، اس سے بڑھ کر کوئی توقع نہیں کر سکتے کہ وہ موجودہ غیر اسلامی نظام سیاست میں مسلمانوں کی قومی پوزیشن کو بیش از بیش محفوظ کرنے کی کوشش کریگی۔ یہ چیز ہمارے اصلی نصب العین "دار الاسلام" سے بہت فروتر ہے۔ اسلیے ہم اپنے آپ کو مسلم لیگ کے ساتھ Identify نہیں کر سکتے۔ ہمارے لیے صحیح پالیسی یہ ہے کہ rear-guard میں رہتے، اور ایک طرف تو اپنے خیالات کی اشاعت سے مسلم لیگ کی اکثریت کو بتدریج اپنے نصب العین سے قریب تر لانے کی کوشش کرتے رہیں، اور دوسری طرف مردان کار کی ایک ایسی طاقتور جماعت تیار کرنے میں لگے رہیں جو دار الاسلام کی فکری بنیادوں کو مستحکم کرے اور اس منصوبہ کو جامۂ عمل پہنانے کے لیے بھی مستعد ہو۔ جب تک یہ انقلابی جماعت میدان میں آنے کے لیے تیار ہوگی، اس وقت تک انشاء اللہ میدان ہموار ہو چکا ہوگا، کیونکہ انقلابی تصورات کی تبلیغ سے ہم پہلے ہی مسلمانوں کے کارکن اور کارفرما عناصر کو اپنے نصب العین سے قریب تر لا چکے ہونگے"۔

یہ نقشہ تھا جو ہم نے باہمی مشورہ سے طے کیا تھا۔ اس نقشہ کے مطابق ضرورت تھی کہ ہم ایک مقام کو "دار الاسلام" کی تحریک کا مرکز بنائیں، اور وہاں اپنی قوم کے زیادہ advanced لوگوں کو ہر طرف سے ڈھونڈ ڈھونڈ کر جمع کریں، اور ان کو اس انقلاب کے لیے ذہنی اور عملی حیثیت سے تیار کریں جو ہم برپا کرنا چاہتے ہیں۔ اس غرض کے لیے ہماری نظر ہندوستان کے مختلف مقامات پر پڑی جن میں ایک علیگڑھ بھی تھا۔ مگر بالآخر ہم پورے غور و خوض کے بعد اس نتیجہ پر پہنچے کہ کوئی ایسی جگہ جہاں مخالف طاقتیں [redacted] پہلے سے قدم جما چکی ہیں ایسی انقلابی تحریک کی پیدائش اور نشوونما کے لیے موزوں نہیں ہو سکتی۔ اسکے لیے ایک پاک صاف الگ تھلگ ماحول کی ضرورت ہے۔ چنانچہ اسی ویرانے کو مرحوم نے بھی پسند کیا جس پر میری نظر انتخاب پہلے ہی پڑ چکی تھی۔

میں سمجھتا ہوں کہ اب آپ کے سامنے پوری طرح وہ نقشۂ عمل واضح ہو گیا ہوگا جس پر ہم نے کام شروع کیا ہے۔ اس کام میں ہماری کامیابی کے لیے یہ نہایت ضروری ہے کہ ہندوستان میں جہاں جہاں ہمارے ہم خیال لوگ موجود ہیں ان سے ہمارا ذہنی اور عملی رابطہ قائم ہو جائے، اور وہ اگر یہاں رہنے کی قدرت نہ رکھتے ہوں تو کم از کم اپنے اپنے حلقوں میں مشترک نصب العین کے لیے اپنی اپنی استعداد کے مطابق ہمارے ساتھ تعاون کریں۔ اور کبھی کبھی یہاں آکر مرکز تحریک میں کام کرنے والوں کے ساتھ تبادلۂ خیال بھی کرتے رہیں۔

یہاں کام کرنے کے لیے جو نظام جماعت اور لائحۂ عمل ہم نے مرتب کیا ہے وہ عنقریب آپ کی خدمت میں بھیجا جائیگا۔ مگر اس سے پہلے ہی میں آپ سے یہ معلوم کرنے کے لیے بے چین ہوں کہ آپ کس کس صورت میں کتنی مدد ہم کو دے سکتے ہیں۔

خاکسار
ابوالاعلیٰ